مرثیۂ مربع

رکھتی ہے داغ غم شاہ نمایاں آتش
بھڑکی جبدم خس و خاشاک ہے سوزاں آتش
شمع کے بھیس میں رات کو ہے گریاں آتش
کر نظر شعلہ پہ ہے چاک گریباں آتش

نکلے اس غم سے کیا اپنے تئیں خاک سیاہ
چشم دلسے کر دیار و ہنگ اس غم کو نگاہ
پھیر نہ باد دیا ہو کے صبا کے ہمراہ
اپنے جس غم سے نت اٹھ دیتی ہے یوں جان آتش

یہ الم کرنے میں اظہار زباں قاصر ہے
کولنا خالی ہے اب آگ سے دل ظاہر ہے
سوز غم عرش سے لے فرش تلک دائر ہے
ہوئی ہر جگہ جگر سنگ میں پنہاں آتش

اسکی گردش سے یہ دیکھو ہو جو چرخ ہے پیر
شفق اب اسکو نہ سمجھو ہوئی ہے دامنگیر
تشنہ لب آل نبی ذبح ہوئے بے تقصیر
جاکے گردوں کی پئے خون شہیداں آتش

تیغ جو آل نبی پر یہ فلک نے سر کی
نہ رہا خانۂ دل جس میں نہ جا کر بھڑکی
دھڑ کو نے سر کی خبر اور نہ سر کو [illegible] کی
بسکہ اس غم کی ہوئی جگ میں [illegible] آتش

جگ میں بھسمنٹ ہوا اس گردش افلاک کا طور
موسی کو مرتبہ دربانی کا جنکے تھا اور
بے تمیزی کو زمانے کے تنک [illegible] غور
اونکے خرگاہ کی ہو گرد نگہباں آتش

ہے روایت کہ حرم کو وہ لعین بعد قتال
اور اسوقت یہ تھا تابش خورشید کا حال
گر سوار ہو ٹھونپہ لے شام چلے [illegible] زوال
برسے تھی چرخ سے گویا بہ بیاباں آتش

بے حجاب اونٹوں پہ بیٹھی ہوئی روتی تھی خون
اور آتی تھی چلی سامنے سے ایسی لون
تشنگی سے تھی زباں سب کے دہن سے بیروں
جسکی ہو جائے حرارت سے گریزاں آتش

خورد کہا حشر کا روز جو کیا آب طلب
پیاس سے ہوئیگے اگر جان تمھاری برلب
تو وہ ناری یہی کہنے لگے ہنس ہنس کر سب
ہم نہ دیں آب تمھیں دیں ہمیں گو واں آتش

خورد کا طفل طرح پھول کے مرجھاتا تھا
آب کو دشمنوں سے دے رحم کے آتا تھا
سینے میں اسکے کنول ماں کا جلا جاتا تھا
دی رسالت کے جنھوں نے بگلستاں آتش

ان غریبوں پہ شب و روز یہ رہتا تھا عذاب
اسکو دیتے تھے لعین پینے کو گرم ایسا آب
تشنگی سے جو انھوں میں کوئی ہوتا بیتاب
جوش میں جسکے برابر ہوں نہ چنداں آتش

رتبہ تھا زین عبا کا جو سبھوں سے مافوق
پیادہ وہ جائے تھا اور گرد سوار انکے جوق

www.emarsiya.com

گرم یہ دھوپ کی تابش سے گلے میں تھا طوق
کہ اے طوق کہوں یا گریبان آتش

وہ لعین در پئے ایذا تھے ہر اک جا اسکے
تھی یہ شدت سے تپ اسکو کہ ہوا تھا اسکے
کرتے جاتے تھے ستم سر پہ وہ کیا کیا اسکے
خون کف پا کا پئے خار مغیلان آتش

تھی نظر چار طرف اُس کی بچشم پُر نم
جوش خوناب دل اسکے نے یہ مارا اُس دم
ناگہاں باپ کا سر نیزے پہ دیکھا جو علم
کہ برسنے لگی از دیدۂ گریان آتش

بھر کے اک آہ جگر سوز کہا واے پدر
کچھ ترے حال سے میرا ہی نہیں داغ جگر
اے میں قربان ترے سر کے ترا تن ہے کدھر
کر رہی ہے غم کی دل فاطمہ بریان آتش

ان دنوں کیلیے اخلاق نے کیا ملے شہ دین
ان سلوکوں سے جو پیش آئے ہیں تجھسے یہ لعین
بطن سے فاطمہ کے خلق کیا تیرے تئین
سرد دوزخ کی مگر سمجھے ہیں سوزان آتش

سر ترا صبح سے نیزے پہ رہے ہے تا شام
تا سحر بیٹھ کے خالی کریں ہیں شیشۂ و جام
رات جب ہووے تو رکھ بیچ اسے گرد تمام
پھرتیں ہیں گور میں اور ابنی لعینان آتش

جان حیدر تھا تو اور چشم پیمبر کا نور
ذبح واں ہوئے تو لے ساقی کوثر کے پور
کہتی تھیں تجکو بتول آہ یہ جینے کے سرور
نہ جہاں قطرہ ہو پانی کا فراوان آتش

بھائی میرا کیا شمشیر سے ملاعین نے ہلاک
پھٹے ہے سینہ تب اسطرح کہ جوں شعلہ ہو چاک
ماں مری آہ بھرا کرتی ہے ہو کر غمناک
کیا مگر ظلم کی تھا تیر کی پیکان آتش

جی مرا سوز تپ غم لیے بن ٹلتا ہے
استخوان یوں مرا ہر ایک پڑا جلتا ہے
تن مرا شمع نمط راتوں کو اب گلتا ہے
جسطرح دی ہو کسو نے بہ نیستان آتش

دست اعدا سے اگر بچ کے وطن جاؤنگا
طرح گھر جلنے کی گو واں بزبان لاؤں گا
گذری جو مجھ پہ وہ کس کس کو میں بتلاؤنگا
سمجھے کون اسکو مگر ہووے زباندان آتش

سایہ انداز تھا جو گھر کہ صف محشر کا
تشنہ کافر بھی نہ سنگ دیکھ سکیں جس گھر کا
صاحب اسکا نہ دریغ آب رکھے کوثر کا
عوض آب دیں اس گھر کو مسلمان آتش

غارت و قتل نہ یاں کچھ سبب نالش ہے
بد یہ غم ہے کہ جہاں دفتر آمرزش ہے
مال اور جان کی کب اپنے تئین خواہش ہے
دیکھیے اٹھ جائیں محشر نہ کہیں واں آتش

دیکھکر سر بستان باپ کا مطلب وہ اسیر
جسطرح شعلہ کی کھینچی ہو کسو نے تصویر
حال جانسوز کچھ اسطرح کرے تھا تقریر
تشنگی رہ جائے یوں اُس حال ہو حیران آتش

www.emarsiya.com

جب ہو سودا اگر شرر آب ہو اپتھر میں
جب محرم میں تو ماتم کے پڑے گا گھر میں
اجر اس نظم کا دیوے گا خدا محشر میں
ہو گی اس مرثیے کے سوز پہ قربان آتش

مرثیہ دیگر

نہ قاسم کو مہندی کے لگانیکی نہ دی فرصت
نبی کو واسطے اُسکے بنانے کی نہ دی فرصت
سوائے عقد سر سہرا بندھانے کی نہ دی فرصت
غرض اک آن گردش نے زمانیکی نہ دی فرصت

بنا یہ وہ، ہوائے یارو لگن کی رات کا مارا
کسو کو اُسکی شادی میں دہل دف اور نقارا
پڑا جو دشت غربت میں وطن سے ہو کے آوارا
فلک نے جز سرو سینہ بجانے کی نہ دی فرصت

چلا جب واں جہاں نے آئے پیغام ہوسے نامہ
اجل نے یہ کیا دیکھ اُسکو دولھن ساتھ ہنگامہ
نشان آستین نے لگا وہ پھاڑ کر جامہ
کہ چلتے وقت چھاتی بھی لگانیکی نہ دی فرصت

کرون کیا ذکر اُس نوشہ کے گھر شادی کے آنے کا
وہ جھوٹا ہی کریگا جو بیاں شربت پلانے کا
بغیر از زخم کیا مذکور بھلا واں پان
کسو کے حلق میں پانی چوانیکی نہ دی

نہ تھی شادی نبی کے آل کی خانہ خرابی تھی
بجائے کس لیے اتنی اجل کو اضطرابی تھی
جو آیا اُسمیں مرنیکی اُسے اپنے شتا
کہ دولھا کو دولھن سے بیاہ لانیکی نہ

جو مہمان آئے تھے اُس بیاہ میں کھانیکو مہمانی
فلک نے آج تک کی جگ میں اُنکی مرثیہ خوانی
تڑپ کر پیاس سے مارے دیا جی سب
بدھاوا ایکدم شادی میں گانیکی نہ

لگی ہے غم سے اس شادی کی آگ اسطرح چھاتی کو
عجب شادی کی ہے جسمیں غم نے نوشہ کر براتی کو
جلا ڈالے جسطرح کوئی دیے کے بیچ باتی کو
بغیر از زخم تن تک مسکرانیکی نہ دی فرصت

براتی بزم میں بیٹھے تھے ساری رات جاگے
طبق خون جگر کے تھے بھرے ہر ایک کے آگے
گلو کو تھیں اپنے اپنے خون سے سوہے کیے باگے
سوا اُسکی بھی ستم کیشوں نے کھانیکی نہ دی فرصت

نہ آئے باز وہ ملعون تہدید زبانی سے
سوا لوہو کے اپنی بیاہ کے دن گرم پانی سے
نہ پھیرا کافروں نے منہ کو اپنی تیغ ہوائی سے
منڈھے کے بیچ نوشہ کو نہانیکی نہ دی فرصت

نہیں اس غم کی طاقت رہ سکیگی اب جسم کر یا میں
خبر سنئے براتی جو گیا نوشہ کی میدان میں
جگر کے ٹکڑے سمجھو اُنکی جگہ گرتے ہیں داما میں
اجل نے اُنکو وانسے گھر تک آنیکی نہ دی فرصت

جب آئے اقربا سب زیر تیغ و دشنہ و خنجر
جھکے تب ظالمان نوشہ پہ شمشیر و سپر لے